حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر مختصر و مدلل تحریر

القول العالیة

فی

ذکر المعاویة

مؤلف

محمد رضوان طاہر

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام القول العالیۃ فی ذکر المعاویۃ

موضوع فضائل ومناقب

مؤلف محمد رضوان طاہر

صفحات 36

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آغازسخن	۴
۲	عظمت صحابہ	۸
۳	دین کے محافظ	۱۰
۴	مشاجرات صحابہ میں اہلسنت کا منہج	۱۱
۵	نفل وفرض قبول نہیں	۱۲
۶	فضائل حضرت امیر معاویہ	۱۵
۷	مسلمانوں کے سرادر	۱۸
۸	جہنم کی آگ حرام	۱۹
۹	اقوال صحابہ	۲۰
۱۰	حضرت سیدنا علی کے ارشادات	۲۱
۱۱	شریعت کے تالے	۲۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۲	حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والی روایات پر ایک نظر	۲۳
۱۳	حضرت امیر معاویہ کا وسلیہ کام آ گیا	۲۵
۱۴	سیدنا معاویہ	۲۶
۱۵	جہنمی کتے	۲۷
۱۶	معاویہ نام کے اصحاب رسول ﷺ	۲۸
۱۷	بچوں کے نام معاویہ رکھیں	۳۱
۱۸	ماخذ و مراجع	۳۴

آغاز سخن

ملت اسلامیہ میں فتنوں کا ظہور ابتداء اسلام میں ہی ہو گیا تھا حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں منافقین کا ٹولہ موجود تھا، دور صدیق اکبر میں منکرین زکاۃ و منکرین ختم نبوت نے سر اٹھایا، اس کے بعد سے لے کر آج تک ہر دور میں بد مذہبیت اپنے رنگ بدل کر اہل حق کے سامنے آتی رہی ہے اور ہر دور میں علماء حق نے خون جگر پگھلا کر ان کا مقابلہ کیا اور امت کو بد عقیدگی سے بچایا ہے، عندی (میرے نزدیک) تمام باطل فرقوں میں رافضیت سب سے خطرناک اور گندی ہے کہ یہ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں یعنی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و عزت پر حملہ آور ہوتی ہے۔

عصر حاضر میں ایک بار پھر نیم رافضیت کے جراثیم اہلسنت کی صفوں میں پنپنے لگے تھے کہ علماء اہلسنت نے ان کو بروقت بھانپ لیا اور اس کے تدارک میں کوشاں تھے کہ اچانک عالم گیر تحریک دعوت اسلامی کے بانی امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس قادری نے یوم معاویہ منانے کا اعلان کیا اور آپ کے نام پر کئی مساجد بنانے کا بھی عزم کیا تو اس کے ساتھ ہی رافضیت کی کوک میں پلنے والے کئی افراد حیلوں، بہانوں سے حضرت امیر معاویہ کی شخصیت پر حملہ آور ہوئے اور ان کے ستھرے کردار کو داغ دار کرنے کی مذموم کوشش کرنے لگے ایسے میں کئی صاحب علم میدان میں آئے اور ہر فورم پر حضرت امیر معاویہ کا

دفاع کر کے نیم رافضیوں کو دندان شکن جواب دیئے اور اپنی آخرت سنوارنے کے ساتھ دنیا میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں

علماء اہلسنت نے مختلف جہتوں سے حضرت امیر معاویہ اور دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا جاندار کام کیا ہے جو زیادہ تر بدمذہبوں کے اعتراضات کو رفع کرنے پر ہے بعض اوقات دقیق تاریخی مباحث کی بناء عام قاری کے لیے استفادہ مشکل ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اس مختصر مقالہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو اختصار کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ عام مسلمان کے لیے اسے حاصل کرنا اور مطالعہ کرنا انتہائی سہل ہو۔

اس مقالہ کا نام میں نے '' القول المعاویة فی ذکر المعاویة '' رکھا ہے(۱) لغت میں لفظ معاویہ کے بہت سے معنی بیان ہوئے ہیں ان میں سے دو یہ ہیں

1- معاویہ ۔ ایک روشن ستارہ کا نام ہے

ابن منظور الافریقی لکھتے ہیں

قال الحصینی فی قصیدته التی یذکر فیها المنازل

(۱) میرے استاد محترم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرشید قادری نے جب یہ رسالہ ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا اس کا نام القول المعاویہ کی جگہ القول العالیہ زیادہ مناسب رہے گا بس انہی کی خواہش پر بندہ نے اس کا نام تبدیل کر کے القول العالیة فی ذکر المعاویة کر دیا ہے

حصینی نے منازل کے اشعار میں اس طرح کہا ہے

و انتشرت عوّاہ

تناثر العقد انقطع

اذا طلعت العّوا ء ، ضرب الخبا ء ، و طاب الھواء و کرہ العراء و شثن السقاء

یعنی جب عواہ نامی ستارہ طلوع ہوا، تو بادل چھٹک گے، فضاء عمدہ ہوگئی، میدان خراب ہو گئے اور مشکیزے بھر گئے۔

(لسان العرب، الجزالرابع، صفحہ۳۱۸۲)

اسی بناء پر القول المعاویہ کا معنی ہوا، روشن یعنی واضح کلام

2- معاویہ۔ قوت، پنجہ آزمائی، عالم شباب

وعوی الرجل بلغ الثلاثین فقویت یدہ

آدمی جب تیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو مضبوط الاعصاب ہو جاتا کسی کا محتاج نہیں رہتا

فعوی ید غیرہ اُی لو ا ھا لیّا شدیدا

یعنی ایسی طاقت والا آدمی جو پنجہ آزمائی میں مدمقابل کو شکست دے۔

اس لحاظ سے القول المعاویۃ کا معنی ہوا قوی کلام پس اِس مبارک رسالہ "**القول المعاویۃ فی ذکر المعاویۃ**"(حضرت امیر معاویہ کے ذکر خیر میں واضح! مضبوط کلام) کے نام میں ہی دو دفعہ نام معاویہ

آیا ہے جو عشاق کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت قلب کا باعث ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر اسے میرے گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا سبب بنائے۔ امین

محمد رضوان طاہر

عظمت صحابہ

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا اور جن خوش بخت افراد نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے انہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے ان کی شان میں قرآن مجید کی کئی آیات نازل ہوئی ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْ وَ جٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْ مِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْق کَرِیْم

کنزالایمان۔اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی

(سورہ انفال۔آیت ۷۴)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَ اَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا

کنزالایمان۔بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے اور ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا

انعام دیا۔

(سورہ فتح، آیت ۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر اپنے اصحاب کے مناقب کو بیان کیا ہے چنانچہ ان میں سے تین احادیث یہاں نقل کی جاتی ہیں

1- عن أبی هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تسبوا أصحابی ، لا تسبوا أصحابی ، فوالذی نفسی بيده ، لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه

(اخرجه المسلم فی الصحيح ، كتاب فضائل الصحابه، باب تحريم سب الصحابة ، رقم الحديث ۲۵۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے صحابہ کو گالی مت دو، میرے صحابی کو گالی مت دو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس کے آدھے کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔

2- عن أبی هريرة عن النبی صلى اللّٰه عليه وسلم ، قال أصحابی مثل النجوم من

اقتدی بشی ء منها اهتدی "

(اخرجه القصاعی فی مسند الشهاب ، باب مثل أصحابی مثل النجوم ، رقم الحدیث ۱۳۴۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گئے ہدایت پا جاؤ گئے "۔

3- عن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم " ما من أحد من أصحابی یموت بارض الا بعث قائدا نورا لھم یوم القیامۃ۔

(اخرجه الترمذی فی السنن ، کتاب المناقب ، باب فیمن سب أصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ، رقم الحدیث ۳۸۶۵)

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میرے صحابہ میں سے جو صحابی زمین کے کسی حصہ میں فوت ہوگا تو قیامت کے دن اس خطہ کے لوگوں کے لیے قائد اور نور بن کر اٹھے گا۔

دین کے محافظ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

اسلام کے پرچم کو بلند کیا اور لا الہ الا اللہ کے نور کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا اور یہ صحابہ کرام علیھم الرضوان ہی صحیح معنوں میں دین کے محافظ اور مبلغ ہیں انہیں کی بدولت بعد والوں نے اسلام کے فیوض وبرکات کو سمیٹا ہے یہ ہمارے محسن ہیں، رہبر ہیں، ہمارے لیے ہدایت کے چراغ ہیں ہدایت کے ستارے ہیں ان کی عزت، ان کا احترام، ان کا ادب اور ان سے محبت کرنا ہم پر لازم ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ''الفقہ الاکبر'' میں فرماتے ہیں

" ولانذکر الصحابة الا بخیر "

اور ہم تمام صحابہ کرام کا ذکر بھلائی کے ساتھ ہی کریں گئے۔

(الفقه الاکبر، صفحه ١٢٦)

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

" اذا ذکر أصحابی فأمسکوا "

جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو اپنی زبانوں کو روک لو۔

(اخرجه الطبرانی فی المعجم، ٢، ١٧٢ رقم الحدیث ١٤٢٧)

مشاجرات صحابہ میں اہلسنت کا منہج۔

ہم اہلسنت وجماعت اس بات پر متفق ہیں

کہ صحابہ کرام بالخصوص حضرت علی، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنھم کے درمیان جو بھی اختلافات ومشاجرات واقع ہوئے ہیں ان میں سکوت کرنا اور اِن (صحابہ کرام) کی برائی بیان نہ کرنا واجب ہے اور یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ سکوت صرف اختلافات ومشاجرات میں ہے رہے فضائل تو ان کو اسی طرح بیان کیا جائے گا جس طرح دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کیے جاتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کے فضائل بیان کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہمارے دلوں میں اہلبیت بالخصوص حضرت علی کی محبت واحترام موجود نہیں ہے یا ہم حضرت امیر معاویہ کی حضرت علی پر برتری ثابت کررہے ہیں ان میں سے ہر ایک کے فضائل ومناقب جدا جدا ہیں۔

یقیناً حضرت علی، حضرت امیر معاویہ سے بکثرت فضائل ومناقب رکھنے والے ہیں کہ ان کا عشر عشیر بھی حضرت امیر معاویہ کو نہیں ملا مگر جو فضائل حضرت امیر معاویہ کو ملے ہیں ان کو چھپایا نہیں جائے گا بلکہ بیان کیا جائے گا یہی اہلسنت کا منہج ہے۔

نفل وفرض قبول نہیں۔

کوئی شخص دین میں جتنے بھی بلند مقام پر پہنچ جائے ظاہری علوم کے ساتھ ولایت کے انتہا درجوں کو بھی پالے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ادنیٰ صحابی کی شان میں

گستاخی و بےادبی کرنے والے کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں کیا جائے گا چنانچہ

عن عویم بن ساعدة رضی الله عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال " ان اللّٰه تبارک و تعالیٰ اختار بی أصحابا فجعل لی منهم وزراء و أنصارا و أصهارا فمن سبهم فعلیه لعنة اللّٰه و الملائکة و الناس أجمعین لا یقبل منه یوم القیامة صرف ولا عدل "

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " بےشک اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں سے مجھے برگزیدہ کیا اور میرے لیے صحابہ کا انتخاب کیا، انہی میں سے میرے لیے وزیر، مددگار اور سسرال والے بنائے، پس جو کوئی میرے ان اصحاب کی بدگوئی کرے گا اس پر اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اور قیامت کے دن اس کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں کیا جائے گا۔

(أخرجه الحاکم فی المستدرک ، کتاب معرفة الصحابة ، ذکر عویم بن ساعدة ، رقم الحدیث ٦٦٥٦)

یہی نہیں بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ سے حضور علیہ السلام نے اس قدر ناپسندیدگی کا اظہار اور ناراضگی کو ظاہر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کی عیادت کرنے، ان کے جنازہ میں شرکت کرنے، انہیں وارث بنانے، ان کے لیے دعا مغفرت کرنے، ان سے نکاح اور انہیں سلام کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

عن أنس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، " لا تسبوا أصحابی ، فانہ یجیء فی آخر الزمان قوم یسبّون أصحابی فان مرضوا فلا تعودوھم ، وان ماتوا فلا تشھدوھم ، ولا تناکحو ھم ، ولا توارثوھم ، ولا تسلموا علیھم، ولا تصلوا علیھم "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے صحابہ کو گالی مت دینا، آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے اصحاب کو برا کہے گی، اگر یہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت مت کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شرکت مت کرنا اور ان سے نکاح نہ کرو اور انہیں وارث مت بنانا اور انہیں سلام مت کرنا اور ان کے لیے دعا مغفرت بھی مت کرنا۔

(أخرجه الخطيب فی التاريخ ، ۸/۱۴۳ ،رقم الحديث ۴۲۴۰)

اسلام میں مرتد اور بد مذہب کے احکام جدا جدا ہیں مگر صحابہ کرام علیھم الرضوان پر طعن کرنا یا انہیں گالی دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ مرتد اور گستاخ صحابہ میں مِن وجہ مماثلت پائی جاتی ہے کہ جس طرح مرتد کے ساتھ سلام، دعا کرنا، ان کی عیادت یا ان کے جنازہ میں شرکت کرنا، ان سے نکاح وغیرہ معاملات کرنے سے منع کر دیا ہے اسی طرح **بعینہ** حضور علیہ السلام نے گستاخ صحابہ کے ساتھ یہ معاملات کرنے سے منع کر دیا ہے۔

فضائل حضرت امیر معاویہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل اور مقام و مرتبہ کو جہاں اجتماعی طور پر قرآن و حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہیں کثیر صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کو حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جُدا جُدا بھی بیان کیا ہے اُن اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک کاتب وحی، خال المومنین، مجتہد حضرت سیدنا امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہا بھی ہیں آپ کے فضائل و مناقب میں کثیر احادیث وآثار وارد ہیں ان میں سے ہم چھ احادیث یہاں نقل کرتے ہیں۔

1- عن العرباض بن سارية السلمى ، قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول " اللهم علم معاوية الكتاب و الحساب وقه العذاب "

(أخرجه احمد فى المسند ، حديث العرباض بن سارية ، رقم الحديث ۱۷۱۵۲)

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اے اللہ معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا۔

2- عن عائشة .... قال " اللهم اهده بالهدى و جنبه الردى ، واغفر له فى الآ خرة و الاولى "

(أخرجه الطبرانى فى المعجم الاوسط ، الجز الثانى ، رقم الحديث ۱۸۳۸)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کے حق

میں دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا '' اے اللہ اسے (حضرت معاویہ) کو ہدایت کی طرف رہنمائی فرما اور ہلاکت سے بچا، دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرما۔

3-عن أبی موسی قال رسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم '' فان اللّٰہ و رسوله یحبانه " ای معاویة .

(أخرجه الهیثمی فی مجمع الزوائد ، کتاب المناقب ، رقم الحدیث ١٥٩٢٣)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں ''

اُس شخص سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ جو اُس شخصیت سے بغض وعداوت رکھے جس سے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں۔

4- عن ابن عباس ، قال جاء جبریل الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ، فقال " یا محمد ، استوص معاویة ، فانه أمین علی کتاب اللّٰہ و نعم الامین هو "

(أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، الجز الرابع ، رقم الحدیث ٢٩٠٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ کے حق میں وصیت فرمایئے بے شک وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور بہت اچھے امین ہیں۔

5- عن عبداللّٰہ بن بسر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم " اشھدوہ أمرکم احضروہ أمرکم فانہ قوی أمین "

(أخرجه البزار فی المسند ، الجز الثامن ، حدیث عبد اللّٰہ بن بسر ، رقم الحدیث ٣٥٠٧)

حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اپنے امور میں معاویہ کو گواہ بناؤ، اپنے معاملات میں انہیں حاضر رکھو بے شک وہ طاقت ورامانت دار ہیں۔

6- عن مسلمة بن مخلد قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول " اللھم علم معاویة الکتاب ومکن له فی البلاد وقه العذاب "

(أخرجه الآجری فی الشریعة ، الجز الخامس ، رقم الحدیث ١٩١٩)

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت معاویہ کے حق میں ان الفاظ میں دعا کرتے ہوئے سنا " اے اللہ معاویہ کو قرآن کا علم عطا فرما، اسے شہروں میں حکومت عطا کر اور عذاب سے بچا "۔

مسلمانوں کے سردار

حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے آپس میں صلح کر کے مسلمانوں کو بہت بڑی خون ریزی سے بچالیا تھا اِس صلح کے واقع ہونے کی پیش گوئی حضور علیہ السلام نے اپنی ظاہری حیات میں ہی فرمادی تھی چنانچہ

عن أبا بکرة قال رائیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی المنبر و الحسن بن علی الی جنبه . وهو یقبل علی الناس مرة و علیه أخری و یقول، " ان ابنی هذا سید، و لعل اللّٰہ أن یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین "

(أخرجه البخاری فی الصحیح ، کتاب الصلح باب قول النبی للحسن بن علی ، رقم الحدیث ۲۷۰۴)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ امام حسن کی طرف، پھر فرمایا بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروادے گا۔

حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ پر اعتراض کرنے والوں کے بہت سے اعتراضات کا جواب حضور علیہ السلام کے اس قول " من المسلمین " میں موجود ہے، غور کر جیسے جیسے تو غور

کرے گا تجھ پر اس فرمان کی حکمتیں ظاہر ہوتی جائیں گی۔

اس حدیث کے تحت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی سے ظاہر ہوا کہ امیر معاویہ پر طعنہ کشی امام حسن مجتبیٰ پر طعنہ زنی ہے بلکہ ان کے جد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعنہ ہے بلکہ یہ ان کے خدا عزوجل پر طعن کرنا ہے اس لیے کہ مسلمانوں کی باگیں ایسے کو سونپنا جو طعنہ زنوں کے نزدیک ایسا ایسا ہے اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک خیانت ہے اور معاذ اللہ (ان کے طور پر) یہ لازم آتا ہے کہ اس خیانت کا ارتکاب امام حسن مجتبیٰ نے کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا حالانکہ وہ تو اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے جو کچھ وہ بولتے ہیں وہ وحی ہے جو خدا کی طرف سے انہیں آتی ہے۔

(المعتمد المستند ،صفحہ ۲۸۸)

جہنم کی آگ حرام۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب شخصیات میں سے ہیں جو خود تو جنت جائیں گے مگر آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہونے والے افراد کو بھی جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال " لا تمس النار مسلما رانی او رانی من رانی"

(أخرجه الترمذی فی السنن ، کتاب المناقب ، باب ما جاء فی فضل من رانی النبی ، رقم الحدیث ۳۸۵۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا میری زیارت کرنے والے (یعنی میرے صحابی) کی زیارت کی۔

اقوال صحابہ

حضور علیہ السلام کے اصحاب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شاندار الفاظ میں یاد کیا اور ان کے حق میں تعریفی کلمات کہے ہیں ان میں سے بعض ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

1- عن سعد أبی وقاص قال ما رأیت أحدا بعد عثمان أقضی بحق من صاحب هذا الباب. یعنی معاویة.

(أخرجه ابن عساكر فی التاریخ ، جلد ۵۹ ، باب معاویة بن صخر أبی سفیان ، صفحه ۱۶۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

2- عن ابن عمر قال ما رأیت احدا من الناس بعد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أسود من معاویة.

(أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبیر ، الجز الثانی عشر، رقم الحدیث ۱۳۴۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

لوگوں میں حضرت معاویہ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔

3- قال ابن عباس ، دعه فانه صحب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

(أخرجه البخاری فی الصحیح ، کتاب فضائل اصحاب النبی ، باب ذکر معاویة ، رقم الحدیث ٣٧٦٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ کہو وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

4- حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بھی فرمایا

" انه فقیه "

(ایضا ، رقم الحدیث ٣٧٦٥)

بے شک حضرت میر معاویہ رضی اللہ عنہ فقہیہ ہیں۔

حضرت سیدنا علی کے ارشادات۔

1- عن یزید بن الاصم قال قال علی رضی الله عنه " قتلای و قتلی معاویة فی الجنة "

(أخرجه الهیثمی فی مجمع الزوائد ، کتاب المناقب، باب ما جاء فی معاویة بن أبی سفیان، رقم الحدیث ١٥٩٢٧)

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے اور حضرت معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب جنت میں ہیں۔

2- عن نعيم بن أبی هند ، عن عمه قال ، كنت مع علی بصفين فحضرت الصلاة ، فأذنا و أذانوا ، و أقمنا فأ قامو ، فصلينا و صلوا ، فالتفت فاذا القتلی بيننا و بينهم فقلت لعلی حين انصرف ما تقول فی قتلانا و قتلاهم ؟ فقال " من قتل منا و منهم يريد وجه اللّٰه و الدار الاخرة دخل الجنة "

(أخرجه سعيد فی السنن ، كتاب الجهاد ، باب جامع الشهادة ، رقم الحديث ۲۹۶۸)

حضرت نعیم بن ابی ھند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا نماز کا وقت ہوا، ہم نے اذان دی تو ہمارے مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے اقامت کہی تو انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی نماز پڑھی اس کے بعد میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس تشریف لائے تو میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کیا، جو لوگ ہماری طرف سے قتل ہوئے اور جو اُن کی طرف سے قتل ہوئے ان کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کی خاطر شہید ہوا وہ جنتی ہے۔

3- عن أبی البختری قال ، سئل علی رضی اللّٰه عنه عن اهل الجمل أ مشركون هم؟ قال من الشرک فروا ، قيل ، أ منافقون هم ؟ قال ان المنافقين لايذكرون اللّٰه الا قليلا، فما هم ؟ قال اِخواننا بغوا علينا.

(أخرجه البيهقی فی السنن ، كتاب قتال أهل البغی، باب الدليل علی أن الفئة الباغية ، رقم الحديث ۱۶۷۱۳)

ابو بختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہل جمل کے متعلق سوال کیا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا، کیا وہ منافقین ہیں؟ آپ نے فرمایا ،منافقین اللہ کا ذکر کم کرتے ہیں (یعنی وہ منافقین بھی نہیں تھے) پوچھا گیا پھر وہ کون تھے؟ تو آپ نے فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

ان آثار سے واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ اوران کے رفقاء کو حضرت علی اپنا بھائی اور جنتی سمجھتے تھے۔

شریعت کے تالے۔

شریعت نے ہماری زبانوں کو تالے لگا دیئے ہیں کہ ہم کسی صحابی کے متعلق منفی لب کشائی کریں ہم شریعت کے پابند ہیں تاریخی حقائق کے نہیں، اہل بیت کی محبت بغض حضرت امیر معاویہ کی متقاضی نہیں اور نہ ہی حضرت امیر معاویہ کی محبت واحترام عدم حبّ اہل بیت کو مستلزم ہے۔

نفس صحابیت میں تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہیں اگرچہ بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے ہر صحابی کی محبت، ادب واحترام ہر مومن پر یکساں فرض ہے بغض معاویہ میں حبّ علی کا مدعی کذّاب ہے

حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والی روایات پر ایک نظر۔

کتب تاریخ

میں کچھ روایات ایسی بھی ملتی ہیں جن میں حضرت امیر معاویہ پر طعن واقع ہوتا ہے محققین نے ان روایات پر تحقیق کر کے ان کی اسنادی حثیت واضح کی ہے چنانچہ عرب کے عالم ابی عبدالرحمٰن سید بن شحات بن رمضان جمعہ اپنی کتاب " شبهات عن بنی امية " میں حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والی روایات کے متعلق لکھتے ہیں۔

1- لاسند لها ، و كثير من الرواة و أصحاب الكتب يرسلونها بلا اسناد ، كابن عبد ربه و البلاذری ، و المسعودی والاصفهانی و غيرهم.

2- ما يكون له سند منه ، فلا يصح ، و لا يخلو من علة أو رواته مشكوك فيهم ، متهمون كأمثال أبی مخنف

3- وردت روايات على النقيض ، كما عند الطبری و ابن عبد ربه أن معاوية كان لا يسمح لأ حدِ بسب علی فی مجلسه

4- روايات كثيرة صحيحة ، ثبت الود بين معاوية و ابن عباس و الحسن و الحسين و الأعطيات لهم و كذا عقيل بن أبی طالب

5- و وردت الروايات عن معاوية فی الثناء عَلٰی علی

(شبهات عن بنی أمية ، صفحه ۳۸۳)

1-ان روایات کی کوئی سند نہیں ہے اور بہت سے راویوں اور اصحاب کتب نے ان کو بغیر اسناد کے مرسل

قرار دیا ہے جیسے بلاذری، اصفہانی، مسعودی اور ابن عبدربہ وغیرہ۔

2-ان روایات میں جس کی سند ہے وہ درست نہیں اور علت سے خالی نہیں یا ان کے راوی ان میں مشکوک، متہم ہیں جیسے ابی مخنف۔

3-اس کے برعکس امام طبری اور ابن عبدربہ کے نزدیک روایات موجود ہیں کہ بے شک حضرت امیر معاویہ کی مجلس میں حضرت علی پر زبان درازی کرنے والے کسی فرد سے چشم پوشی نہ کی جاتی۔

4- حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت ابن عباس، حضرت امیر معاویہ اور حضرت عقیل بن ابی طالب کے درمیان محبت ومودّت اور حضرت امیر معاویہ کا ان حضرات کو تحائف وعطیات دینے کی کثیر روایات موجود ہیں۔

5- حضرت امیر معاویہ سے حضرت علی کی تعریف میں بہت سی روایات موجود ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کا وسیلہ کام آگیا۔

ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں پورے جسم پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے گرمی دانے نکل آئے ساتھ بخار بھی تھا رات کھانے کے بعد پیناڈول کی دو گولیاں لیں جس سے بخار تو چلا گیا البتہ رات تقریبا دس بجے کے بعد جسم پر خارش شروع ہوگئی، آہستہ آہستہ اس میں شدت آتی گئی رات کا اکثر حصہ اسی تکلیف میں گزر گیا کئی دفعہ سونے کی کوشش کی مگر آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی دو دفعہ ٹھنڈے پانی سے غسل کیا سب بے سود، ذہن میں یہ بات گردش

کرنے لگی اگر کچھ آرام نہ ہو سکا تو کل جامعہ میں سارا دن بوجھل طبیعت کے ساتھ گزارنا پڑے گا، وقت فجر ہونے میں کم وبیش 30 منٹ رہ گئے تھے اسی اثناء میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت ذہن میں گھومنے لگی، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے حضرت امیر معاویہ کے وسلیہ جلیلہ سے دعا کی سورہ فاتحہ اوردعا شفاء پڑھ کر ہتھلیوں پر دم کر کے پورے بدن پر پھیر لیں ٹھیک پانچ منٹ کے اندر سکون کی نیند سو گیا ایک گھنٹہ بعد فجر کے لیے بیدار ہوا نماز اور روز کے معمولات سے فارغ ہو کر پھر دو گھنٹے آرام کیا اس کے بعد بیدار ہوا تو جسم پر خارش برائے نام قابل برداشت تھی البتہ صبح آٹھ بجے ڈاکٹر سے انجکشن لگوا کر میڈیسن لے لی تھی الحمداللہ اس کے بعد کبھی خارش نہیں ہوئی، یہ صحت اللہ رب العزت کی رحمت اور حضور علیہ السلام کے پیارے صحابی کے وسیلہ کی برکت سے ہے میری مراد محبّ اہل بیت، عاشق رسول ہمارے سردار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول، ہدایت کے چراغ اور دشمنان اسلام کے لیے ننگی تلوار تھے۔

سیدنا معاویہ۔

زیادہ نہیں کوئی تین سال پرانی بات ہوگی میں ایک دن سٹاپ پر گاڑی کے انتظار میں کھڑا تھا کہ اچانک سامنے ایک موٹر سائیکل رکا، سوار شخص نے بیٹھنے کی گزارش کی جسے ہم نے قبول کرلیا راستہ میں اسی کی جانب سے مذہبی معاملات پر گفتگو کی ابتداء ہوئی تو معلوم ہوا کہ موصوف رافضی ہیں خیر

سفر جاری رہا اور میرا اسٹاپ آگیا میں نیچے اترا، اتنے میں وہ صاحب گفتگو کرتے کرتے کہنے لگے وہ تمہارے یار معاویہ ...... ابھی اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا یوں نہ کہو بلکہ سیدنا معاویہ، حضرت معاویہ ہمارے سردار ہیں، اس نے جب یہ سنا تو خاموشی سے چلتا بنا۔

بتانے کا مقصد یہ ہے کہ رافضی کسی بھی جگہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے ہمیں بھی ہر دم دفاع صحابہ کے لیے تیار رہنا چاہیے، اہلبیت اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت اور ادب واحترام ہمارا سرمایہ ہے جس کی حفاظت ہر وقت ضروری ہے۔

جہنمی کتے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

و من یکن یطعن فی معاویة

فذاک کلب من کلاب الهاویة

(نسیم الریاض ، الجز الرابع ، القسم الثانی فیما یجب علی الانام ، صفحه۵۲۵)

جو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

معاویہ نام کے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جن خوش بختوں نے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا شرف حاصل کیا ان میں معاویہ نام کے کثیر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے مگر جب مطلقا معاویہ بولا جائے تو اس سے مراد کاتب وحی، مجتہد مطلق، ناصر الحق اللہ، امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیان ہوتے ہیں، الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب " الاصابة فی تمییز الصحابة " میں ایسے 31 صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کیا ہے جن کا نام معاویہ ہے ہم ان کو اسی ترتیب سے یہاں ذکر کرتے ہیں جسے ابن حجر نے اپنایا ہے۔

1 - معاوية بن انس السلمی

2 - معاوية بن ثور بن عبادة بن البكاء العامری البكاتی

3 - معاوية بن جاهمه بن العباس بن مرداس السلمی

4 - معاوية بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف

5 - معاوية بن حديج ابن جفنته

6 - معاوية بن حزن القشيری

7 - معاوية بن حكم السلمی

8 - معاوية بن حيدة بن معاوية

9 - معاویۃ بن ابی ربیعتہ الجرمی

10 - معاویۃ بن سفیان بن عبد الاسد الخزومی بن ابی سلمۃ بن عبد الاسد

11 - معاویۃ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الاموی امیر المومنین

12 - معاویۃ بن سوید بن مقرن المزنی

13 - معاویۃ بن صعصعۃ التیمی

14 - معاویۃ بن عبادۃ بن عقیل

15 - معاویۃ بن عبداللّٰہ

16 - معاویۃ بن عروۃ الدئلی

17 - معاویۃ بن عفیف المزنی

18 - معاویۃ بن عمرو، اخو ذی العلاع

19 - معاویۃ بن عمرو الدئلی

20 - معاویۃ بن قرمل

21-معاویۃ بن محسن بن علس

22 - معاویۃ بن مرداس بن ابی عامر بن سنان بن حارثہ بن عبس بن رفاعۃ بن

حارث بن بهثة بن سلیم السلمی

23 - معاویة بن معاویة المزنی

24 - معاویة بن المغیرہ بن ابی العاص بن امیة الاموی

25 - معاویة بن مقرّن المزنی

26 - معاویة بن نفیع

27 - معاویة بن الثقفی

28 - معاویة بن العذری

29 - معاویة اللیثی

30 - معاویة الھندلی

31 - معاویة والد نوفل

(الاصابة فی تمییز الصحابة، الجز السادس، تتمة صفحه ۱۱۵)

بچوں کے نام معاویہ رکھیں

جس طرح خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیھم الرضوان اور دیگر بزرگان دین کے اسماء پر بچوں کے نام رکھے جاتے ہیں وہیں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام پر بھی بچوں کے نام تجویز کیے جائیں، علماء کرام اپنی اولاد میں سے کسی ایک کا نام معاویہ لازمی رکھیں اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

نوٹ۔

جس نام کی نسبت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے اس کے معنی نہیں دیکھے جاتے بلکہ وہ نام برکت کے لیے رکھا جاتا ہے اور اگر معاویہ نام میں کوئی قباحت ہوتی جیسا کہ رافضی بیان کرتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آپ کا نام تبدیل کر دیتے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنے اصحاب کے وہ نام تبدیل کر دیا کرتے تھے جن کے معنی ناپسندیدہ ہوتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کا نام تبدیل نہیں کیا۔

ہم نے یہاں معاویہ کے ساتھ دیگر ایک سو سے زائد اسماء کا انتخاب کیا ہے جن میں سے اکثر بزرگان دین کے نام ہیں اِن میں سے بھی کثیر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء ہیں آپ اپنے بچوں کے نام

یہاں سے بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

محمد معاویہ	معاویہ محمد	معاویہ مصطفیٰ	معاویہ مجتبیٰ
معاویہ ابوبکر	معاویہ عمر	معاویہ عثمان	معاویہ علی
معاویہ حسن	معاویہ حسین	معاویہ سعد	معاویہ طلحہ
معاویہ معاذ	معاویہ رضا	معاویہ جعفر	معاویہ باقر
معاویہ اسداللہ	معاویہ عباس	معاویہ خالد	معاویہ زبیر
معاویہ فرید	معاویہ زید	معاویہ بلال	معاویہ قاسم
معاویہ ابراہیم	معاویہ احمر	معاویہ زین العابدین	معاویہ نعمان
معاویہ انس	معاویہ احمد	معاویہ حسان	معاویہ حمزہ
معاویہ سلمان	معاویہ شہباز	معاویہ یوسف	معاویہ عبداللہ
معاویہ عمرو	معاویہ ممتاز	معاویہ مالک	معاویہ مسعود
معاویہ عبادہ	معاویہ حارث	معاویہ مسلم	معاویہ اعمش
معاویہ بشر	معاویہ ثابت	معاویہ حماد	معاویہ خلیل
معاویہ حبیب	معاویہ زیاد	معاویہ زفر	معاویہ زہیر
معاویہ صالح	معاویہ ضحاک	معاویہ عمیر	معاویہ ہاشم

معاویہ فضیل	معاویہ لیث	معاویہ یحییٰ	معاویہ یعقوب
معاویہ یونس	معاویہ وکیع	معاویہ عیاض	معاویہ حمید
معاویہ مسعود	معاویہ محمود	معاویہ غالب	معاویہ فرقد
معاویہ عبدالقادر	معاویہ قیس	معاویہ طفیل	معاویہ علقمہ
معاویہ اسحاق	معاویہ داؤد	معاویہ ہارون	معاویہ اسماعیل
معاویہ منظور	معاویہ منصور	معاویہ طیب	معاویہ زکریا
معاویہ عدی	معاویہ ادریس	معاویہ ربیع	معاویہ شعیب
معاویہ ایوب	معاویہ ساجد	معاویہ راشد	معاویہ شاہد
معاویہ مقصود	معاویہ نثار	معاویہ ریاض	معاویہ خضر
معاویہ اختر	معاویہ ازہار	معاویہ امجد	معاویہ صائم
معاویہ ظفر	معاویہ الیاس	معاویہ عابد	معاویہ یس
معاویہ رمضان	معاویہ فیض	معاویہ ندیم	معاویہ نعیم

ماخذ و مراجع

1 - القرآن ، کلام اللّٰہ ، مکتبة المدینة کراچی

2 - کنز الایمان ، امام اھلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ، مکتبة المدینہ ، کراچی

3 - الصحیح ، الامام أبی عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری، دار ابن کثیر، ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

4 - الصحیح ، الامام أبی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، دارالکتب العلمیة ، بیروت، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء

5 - السنن ، الامام أبی عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی ، بیت الافکار الدولیة

6 - مسند الشهاب، القاضی أبی عبد اللّٰہ محمد بن سلامة القضاعی، موسسة الرسالة ، بیروت ، ۱۴۰۵ھ /۱۹۸۵ء

7 - المعجم الکبیر ، اللحافظ أ بی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ، دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

8 - المعجم الاوسط، اللحافظ أبی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ، دار الحرمین ، ۱۴۱۵ھ /۱۹۹۵ء

9 - المسند ، الامام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ، موسسة الرسالة بیروت

10 - المستدرک ، الحافظ أبی عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ الحاکم النیسابوری، دار الکتب العلمیة ، بیروت

11 - مجمع الزوائد ، الحافظ نورالدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی المصری ، دار الکتب العلمیة، بیروت ، ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء

12 - السنن الکبری، الامام أبی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء

13 - السنن ، ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبة الخراسانی الجوزجانی، الدار السلفیة ، هند ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء

14 - المسند ، الحافظ الامام أبی بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق العتیکی البزار ، مکتبة العلوم و الحکم ، المدینة المنورة

15 - تاریخ مدینة دمشق، الامام الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن ابن هبة اللّٰہ بن عبداللّٰہ الشافعی، دارالفکر ، بیروت، ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

16 - تاریخ بغداد ، الامام الحافظ أبی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ، دار الغرب الاسلامی، ١٤٢٢ھ / ٢٠٠١ء

17 - الاصابة ، الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دارالکتب العلمیة ، بیروت ، ١٤١٥ھ / ١٩٩٥ء

18 - الفقه الاکبر، امام اعظم ابو حنیفه نعمان بن ثابت ، مکتبة المدینة ، کراچی، ١٤٣٥ھ / ٢٠١٤ء

19 - شبهات عن بنی امية ، سید بن الشحات بن رمضان جمعه ، مکتبة الرشد ، ریاض، ١٤٣٥ھ / ٢٠١٤ء

20 - المعتمد المستند (مترجم) امام اهلسنت الشاه احمد رضا خان ، مکتبة برکات المدینه ، کراچی، ١٤٢٨ھ / ٢٠٠٧ء

21 - لسان العرب ، الامام ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور ، دارالمعارف، قاهره

22 - نسیم الریاض ، علامه شهاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت ، ١٤٢١ھ / ٢٠٠١ء